صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 4 دسمبر 2015ء 21 صفر 1437 ہجری 4 فتح 1394 ھش جلد 65-100 نمبر 275

پودوں میں اللہ تعالیٰ کے نقوش

ڈاکٹر جیرلڈ ٹی ڈین ہارنگ محقق زراعت وحیاتی شماریات لکھتا ہے:

مجھے یقین ہے کہ ایک خدائے جلیل موجود ہے جو متواتر پودوں کی حیرت انگیز زندگی ان کے اسرار اور ناقابل تغیر قوانین کی صورت میں خود کو متواتر جلوہ گر کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے یہ جلوے جن صورتوں میں نظر آتے ہیں وہ یہ ہیں: i)۔ تنظیم، ii)۔ پیچیدگی، iii) حُسن، iv)۔ تولید وتوازن۔

راقم کے نزدیک یہ ساری باتیں اس امر کا ثبوت ہیں کہ ایک خلاق اعظم خدائے جلیل موجود ہے جس کے علم اور جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

(خدا موجود ہے، صفحہ 168، مرتبہ جان کلوورا مونزما۔ مترجم عبدالحمید صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور۔ طبع چہارم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دُنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اِس لئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم دُنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ (دین) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت (دین) کا منشاء نہیں۔ (دین) تو انسان کو چُست اور ہوشیار اور مُستعد بنانا چاہتا ہے، اس لئے مَیں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردد نہ کرے تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مُراد لے کہ دُنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو۔ اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو اور اُس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض وجذبات کو مقدم نہ کرو۔''

(ارشاد فرمودہ 19 جنوری 1898ء)

''دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے اُن طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔''

(ارشاد فرمودہ 15 جنوری 1903ء)

''ایسے لوگ جنہوں نے دُعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آداب دُعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دُعا اور اس کے اثر سے مُنکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دُعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دُعائیں بھی دُعائیں ہوتیں۔''

(ارشاد فرمودہ 6 مارچ 1904ء)

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان سے مورخہ 28 دسمبر 2015ء کو اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر یہ خطاب براہ راست نشر کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے اوقات پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل ہوں گے۔

نشریات کا آغاز: 2:45pm

جلسہ قادیان کی جھلکیاں: 2:55pm

خطاب حضور انور: 3:30pm

احباب اس خطاب سے خود بھی استفادہ کریں اور دوسروں کو بھی تاکید کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دورہ جاپان کے پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جاپان کے دوران انٹرویوز اور دیگر پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

4 دسمبر 1:35am ۔ 6:05am

5 دسمبر 1:30pm

6 دسمبر 3:40am ۔ 8:15pm

7 دسمبر 2:10am ۔ 7:40am

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا ممبران پارلیمنٹ ہالینڈ سے خطاب

6۔اکتوبر 2015ء سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: حضور انور نے موجودہ دور میں سب سے خطرناک مسئلہ دنیا میں کون سا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! آج کے زمانہ میں دنیا کا امن اور اس کی حفاظت سب سے سنگین مسئلہ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا دن بدن غیر مستحکم اور خطرناک صورتحال کا شکار ہوتی جارہی ہے اور اس کی کئی ممکنہ وجوہات ہیں مثلاً اقتصادی بحران اور عدم استحکام جس نے دنیا کے بیشتر حصوں کو متاثر کیا ہے اس کی ایک بڑی وجہ ہوسکتا ہے۔ ایک اور ممکنہ بنیادی وجہ بعض دنیاوی رہنماؤں کی طرف سے اپنے لوگوں اور دوسروں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک ہے ایک اور وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ بعض دینی رہنما اپنے ذاتی مفادات کو وسیع تر قومی مفاد پر ترجیح دے رہے ہیں اور خلوص نیت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کررہے پھر عالمی تعلقات کے لحاظ سے ان تنازعات کی ایک بڑی وجہ امیر اور غریب ملکوں کے درمیان پائے جانے والا فرق بھی ہوسکتا ہے یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بڑی طاقتیں اکثر غریب ملکوں کے قدرتی وسائل سے ان کو جائز حصہ دیئے بغیر فائدہ اٹھا رہی ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ دور کا سب سے خطرناک مسئلہ دنیا میں امن کا فقدان ہے۔ تاہم (دین) کو اس نفرت اور شدت پسندی کے ساتھ جوڑنا سراسر خلاف انصاف ہے۔

س: مذاہب کی تاریخ کے حوالہ سے بدامنی کی وجہ کیا ہے؟

ج: فرمایا! جب ہم مذاہب کی تاریخ پر معروضی نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہر مذہب کے پیروکار وقت کے ساتھ ساتھ اصل تعلیمات سے دور ہٹ گئے جو ان کو اندرونی تقسیم اور باہمی تنازعات کی طرف لے گئی لوگ قتل کئے گئے اور بڑے بڑے مظالم ڈھائے گئے۔

س: حضور انور نے اس کے متعلق کہ جماعت احمدیہ کیا کررہی ہے، کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! بانی جماعت احمدیہ نے ہمیں دین حق کی حقیقی اور پرامن تعلیمات سے روشناس کرایا۔ پس ہم احمدی ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو آج کے فساد اور بدامنی میں حصہ ڈال رہے ہیں بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں جو دنیا میں امن چاہتے ہیں ہم وہ لوگ ہیں جو دنیا کے زخموں کو مندمل کرنا چاہتے ہیں ہم وہ لوگ ہیں جو بنی نوع انسان کو متحد کرنا چاہتے ہیں ہم وہ لوگ ہیں جو ہر قسم کی نفرت اور بغض وعناد کو پیار اور محبت میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور سب سے بڑھ کر ہم وہ لوگ ہیں جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

س: قیام امن کے حوالہ سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! بطور ایک مذہبی رہنما میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایک دوسرے پر الزام لگانے اور لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانے کی بجائے ہمیں اپنی توجہ دنیا کے حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کی طرف مرکوز کرنی چاہیے اس ضمن میں جماعت احمدیہ کے بانی نے ہمیں ایک اصول بتایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ امن کے قیام کیلئے ضروری ہے کہ بنی نوع انسان اپنی بہترین صلاحتیں بروئے کار لاتے ہوئے خداتعالیٰ کی صفات کو اپنائے۔ بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود ہر دو لحاظ سے یعنی روحانی اور جسمانی اعتبار سے خداتعالیٰ کی صفات کو اپنانے سے وابستہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفات سے ہی حقیقی امن پھوٹتا ہے اور یہ چیز قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے یعنی وہ ہر ایک شخص اور ہر قسم کی مخلوق کا آقا اور کفیل اور اس کو پالنے والا ہے وہ صرف مسلمانوں کا خدا نہیں ہے بلکہ وہ عیسائیوں کا، یہودیوں کا، ہندوؤں کا، بلکہ تمام لوگوں کا خدا ہے قطع نظر اس کے کہ ان کا تعلق کس مذہب سے ہے خداتعالیٰ کا اپنی مخلوق کے ساتھ پیار اور شفقت عدیم المثال اور نرالی ہے وہ رحمان اور رحیم ہے وہ امن کا منبع ہے پس دین حق مومن کو انسانیت سے پیار کرنے اور بنی نوع انسان کے ساتھ عزت تکریم اور ہمدردی سے پیش آنے پر مجبور کردیتا ہے۔

س: اگر دین حق امن کا مذہب ہے قرآن کریم نے جنگ کی اجازت کیوں دی؟

ج: فرمایا! اجازت کے اصل سیاق وسباق کو سمجھنا ضروری ہے دیرپا امن کے قیام کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے اس لئے بعض مواقع پر دیرپا امن کا قیام یقینی بنانے کی خاطر سزاؤں کی اور انذار کی بھی ضرورت پڑتی ہے پس جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کی اجازت دی گئی تو یہ صرف اور صرف امن کے قیام کے لئے اور دفاع کے لئے دی گئی تھی۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ آیت نمبر 191 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ صرف اس صورت میں جائز ہوگی کہ جب دفاع میں کی جائے اسی نکتہ کا قرآن کریم کی سورۃ حج آیت 40 میں اعادہ فرمایا گیا ہے جہاں بڑے واضح الفاظ میں بیان ہے کہ جنگ کی اجازت صرف ان لوگوں کو دی گئی ہے جن پر حملہ کیا گیا اور جن پر جنگ مسلط کی گئی۔ مزید یہ کہ خداتعالیٰ نے مسلمان حکومتوں کو جنگ کی اجازت صرف مذہب اور عقیدے کی آزادی کے لئے دی ہے چنانچہ سورۃ بقرہ کی آیت 194 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہاں پہلے ہی مذہبی آزادی قائم ہو وہاں جنگ کی اجازت نہیں ہے چنانچہ کسی گروپ، ملک اور فرد کو یہ اجازت نہیں ہے کہ کسی ریاست یا اس کے افراد کے خلاف کسی بھی قسم کی جنگ، فساد اور بدامنی میں ملوث ہوں۔ پس سادہ سی بات ہے کہ یورپ اور مغرب میں حکومتیں سیکولر ہیں اور کسی مسلمان کا یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرے یا حکومت کے خلاف فساد کی راہ اختیار کرے یا حکومت کے خلاف بغاوت کرے یا ہتھیار اٹھائے۔

س: کسی ملک میں مذہبی آزادی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

ج: فرمایا! اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ اسے کسی ملک میں رہتے ہوئے مذہبی آزادی نہیں ہے تو پھر بھی کسی صورت لاقانونیت کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہئے بلکہ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس ملک سے نقل مکانی کر کے کسی ایسے ملک میں چلے جائیں جہاں حالات نسبتاً سازگار ہوں۔

س: حکومتوں کو کس صورت میں مقابلہ کی اجازت دی گئی؟

ج: فرمایا! قرآن کریم میں سورۃ نحل کی آیت 126 میں حکومتوں کی تاکید کی گئی ہے کہ اگر کبھی ان پر حملہ کیا جائے تو وہ صرف دفاع کریں اور یہ دفاع اصل حملہ سے مناسبت رکھتا ہو۔ چنانچہ قرآن کریم اس معاملہ میں بہت واضح تعلیم دیتا ہے کہ سزا جرم کی نوعیت سے مناسبت رکھتی ہو۔

س: اگر مخالفین جنگ کے حالات میں صلح کی طرف آئیں تو اس ضمن میں دین حق کی کیا تعلیم ہے؟

ج: فرمایا! سورۃ انفال کی آیت 62 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے مخالفین غلط نیت رکھتے ہوں اور تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہوں اور پھر اپنا ارادہ تبدیل کرکے تمہیں نقصان پہنچانے سے باز آجائیں اور مفاہمت کی راہ اختیار کریں تو قطع نظر کہ ان کا ارادہ کیا ہے تمہیں فوری طور پر ان کی بات مان لینی چاہئے اور امن پسند تصفیہ کی طرف بڑھنا چاہئے قرآن کریم کا یہ اصول بین الاقوامی سطح پر امن وتحفظ کا ضامن ہے۔

س: دشمنی کے اندیشہ کی وجہ سے جارحانہ پالیسیاں اپنانے کے بالمقابل دین حق کی کیا تعلیم ہے؟

ج: فرمایا! آجکل ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ جہاں ممالک دوسروں کی طرف سے صرف دشمنی کے اندیشہ کی وجہ سے بہت جارحانہ پالیسیاں اپنا لیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی پالیسی پر عمل پیرا ہیں کہ ’’بہتر ہے کہ انہیں تباہ کردیا جائے قبل اس کے کہ وہ ہمیں تباہ کریں۔‘‘ تاہم حکم دیتا ہے کہ امن کی کسی بھی کوشش کو رائیگاں نہ جانے دیا جائے چاہے صرف امید کی ہلکی سی کرن ہو تب بھی اسے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے۔ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل وانصاف نہ کرو خواہ کیسے ہی نامساعد حالات ہوں ہر حال میں انصاف کے اصولوں پر عمل پیرا رہو۔ چنانچہ جنگی حالات میں بھی عدل وانصاف انتہائی اہمیت رکھتا ہے اور جب جنگ ختم ہو تو ضروری ہے کہ فتح حاصل کرنے والا فریق انصاف پر قائم رہے۔

س: جنگی قیدیوں کی بابت دین حق کی کیا تعلیم ہے؟

ج: فرمایا! سورۃ انفال کی آیت 68 میں بیان ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی حالت کے علاوہ قیدی بنانے کی اجازت نہیں ہے چنانچہ جو گروہ بلاوجہ قیدی بنا رہے ہیں وہ قرآنی تعلیم کے سراسر مخالف عمل کر رہے ہیں۔ قرآن کریم نصیحت کرتا ہے کہ ایسی صورت میں جب جائز طور پر قیدیوں کو رکھا گیا ہو تو بہتر ہے کہ جہاں ممکن ہو ان پر احسان کرتے ہوئے انہیں رہا کردیا جائے۔

س: امن کے قیام کے لئے قرآن کریم کا سنہرا اصول کیا ہے؟

ج: فرمایا! امن کے قیام کے لئے ایک سنہرا اصول قرآن کریم کی سورت حجرات کی آیت 10 میں بیان فرمایا گیا ہے کہ جب قوموں یا گروہوں میں تنازعہ کھڑا ہوجائے تو ثالثی کے لئے کسی کو درمیان میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے اور معاملہ کا پُرامن تصفیہ کرانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے معاہدہ طے پا جانے کی صورت میں اگر ایک فریق ناانصافی سے دوسرے فریق کو دبانے کی کوشش کرے اور طے شدہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرے تو ایسی صورت میں دیگر قوموں کو متحد ہوکر ظلم کا ہاتھ روکنا چاہئے اور ضرورت ہو تو اس کے لئے طاقت کا استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے تاہم جب ظالم ملک اپنا ارادہ ترک کردے تو پھر اسے رسوا نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اس پر ناجائز پابندیاں لگانی چاہئے بلکہ اسے آزاد قوم اور آزاد معاشرے کے طور پر آگے بڑھنے کا موقع دینا چاہئے۔

دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے ایک بہت ہی اہم اصول قرآن کریم کی سورۃ حج آیت 41 میں عالمی سطح پر مذہبی آزادی کی یقین دہانی کراتا ہے فرماتا ہے کہ اگر جنگ کی اجازت نہ دی جاتی تو مساجد کے علاوہ گرجے، کلیسیا، مندر اور تمام مذاہب کی عبادت گاہیں بھی انتہائی خطرے میں ہوتیں۔ چنانچہ جہاں اللہ تعالیٰ نے طاقت کے استعمال کی اجازت دی وہ صرف دین حق کی حفاظت کی خاطر نہیں دی بلکہ مذہب کی حفاظت کے لئے عطا فرمائی ہے۔

س: حضور انور نے آخر پر کس بات کا اعادہ کیا؟

ج: فرمایا! آخر پر میں ایک مرتبہ پھر اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ دنیا کو امن وتحفظ کی اشد ضرورت ہے یہ ہمارے وقت کا اہم ترین مسئلہ ہے اور فوری توجہ چاہتا ہے تمام قومیں اور تمام ممالک کو وسیع تر مفاد کی

باقی صفحہ 8 پر

مکرم قریشی عبدالحلیم صاحب

جدید ٹیکنالوجی کے بچوں پر اثرات

جیسے جیسے انسان ترقی کی منازل طے کرتا ہوا جدید ٹیکنالوجی کے میدان میں داخل ہورہا ہے اس کے معاشرتی اور خاندانی زندگی پر اور خاص طور پر نئی نسل پر گہرے اثرات مرتب ہورہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج کے بچوں اور آج سے 30، 40 سال پہلے کے بچوں کی مصروفیات میں بہت فرق ہے۔

اس وقت جب موبائل فونز، ویڈیو گیمز، ٹی وی، کمپیوٹر وغیرہ متعارف نہیں ہوئے تھے اس وقت والدین اور بچوں کا رشتہ بہت قریبی تھا۔ والدین کی بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ ہوتی تھی۔ محلّہ کی بیوت میں بروقت نمازوں پر بھجوانا، تربیتی اجلاسات میں شرکت، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت والدین باقاعدہ بچوں کی نگرانی کرتے ان کے دوستوں پر نظر رکھتے کہ بچوں کی سوسائٹی کیسی ہے۔

اس کے بعد بچے کھیل کود کے لئے محلّہ کی گراؤنڈ میں باقاعدہ جاتے ان دنوں گراؤنڈز آباد ہوتی تھیں۔ بچے اور نوجوان نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے بیوت میں چلے جاتے نماز کے بعد اجلاسات ہوتے اس کے ساتھ ساتھ کلاسز بھی منعقد ہوتیں جن میں محلّہ کے بزرگ بچوں کو چھوٹے چھوٹے مسائل سمجھاتے نماز کیسے پڑھنی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی سنت کیا تھی۔ بچے بزرگوں سے اپنے اپنے علم اور سمجھ کے ساتھ سوالات کرتے تو بڑے بڑی محبت کے ساتھ جوابات دیتے۔ بیوت کے آداب پر گفتگو ہوتی۔ دین حق کی حسین اور پیاری تعلیم پر باتیں ہوتی تھیں۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد تمام لوگ گھروں کو چلے جاتے اور پھر گھروں میں بزرگوں کے ساتھ محفلیں جمتی تھیں۔ ان میں دینی اور دنیاوی دونوں باتیں ہوتیں بڑا پیارا ماحول ہوتا تھا۔

وقت بڑی تیزی کے ساتھ سفر کرتا ہوا نئی ایجادات کے دور میں داخل ہوگیا جس سے انسان کا انسان کے ساتھ بچوں کا بڑوں اور والدین کے ساتھ فاصلہ بڑھتا جارہا ہے جو کہ قابل فکر اور قابل توجہ ہے۔ آج کو کہ جدید ٹیکنالوجی اور ایجادات کے بیشمار فوائد ہیں، لیکن کچھ نقصانات اور قباحتیں بھی پیدا ہورہی ہیں۔ بچے موبائل فونز، ویڈیو گیمز اور آئی پیڈ کی دنیا میں گم ہوگئے ہیں۔ گھنٹوں اپنی گیمز میں مصروف ہوجاتے ہیں اور اردگرد کے ماحول سے بےخبر نہ نماز کا ہوش اور نہ کھانے پینے کا، ماں باپ بلاتے رہیں کوئی رسپانس نہیں، والدین اس صورتحال میں کافی پریشان ہیں۔ ان مسائل اور پریشانیوں پر قابو پانے کے لئے والدین کو بڑی حکمت اور دانائی سے کام لینا ہوگا۔

سب سے پہلے بچوں کو گھر میں دوستی اور محبت کا ماحول میسر کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ والدین کو خود بھی قربانی کرنی ہوگی ایک طرف بچے آئی پیڈ سے کھیل رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف والدین بھی اپنے موبائل فونز پر گھنٹوں باتیں کرتے نظر آتے ہیں، اس طرح بچوں اور والدین میں ایک دوری پیدا ہورہی ہے، انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن، ویڈیو گیمز اور موبائل فون نے انسانی زندگی بدل کررکھ دی ہے، ان ایجادات نے ہمارے خوبصورت خاندانی نظام کو بری طرح متاثر کیا ہے، یہ بات درست ہے کہ نئی ایجادات نے ہمیں بہت سی سہولتیں میسر کی ہیں لیکن ان کے زیادہ اور منفی استعمال نے طرز زندگی بدل کررکھ دی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ بچوں کے رویے بھی تبدیل ہوگئے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ ہم بچوں کو جدید ایجادات سے اس لیے متعارف کرواتے ہیں کہ وہ جدید دور کے تقاضوں کو سمجھ سکیں لیکن اس کے وہ نتائج نہیں نکل رہے۔ جن کی ہم توقع کرتے ہیں، بچے ضدی اور جذبات سے عاری ہوتے جارہے ہیں۔ نہ والدین کا احترام باقی رہا اور نہ ہی بزرگوں کی عزت ان کے دلوں میں ہے یہ ہمارا قصور ہے کہ ہم نے ان کو آئی پیڈ اور موبائل فونز کی سہولیات باسانی دے دی ہیں اور خود بے فکر ہوگئے ہیں خود والدین اپنے آپ پر ظلم کررہے ہیں بچوں کے پاس اگر ہر چیز ہوگی تو وہ کیوں والدین کے پاس آکر بیٹھیں گے۔ ایک بات بہت قابل غور اور قابل فکر ہے کہ جب بچے چھوٹے ہوتے ہیں ان کی عمر چار سے پانچ سال تک ہوتی ہے تو بچے ماں باپ کے بہت قریب ہوتے ہیں اس دوران ماں کی کوشش ہوتی ہے کہ بچے کو کوئی ایسا کھلونا دے دیا جائے کہ وہ مصروف ہوجائے خاص طور پر جب بچے کے ہاتھ میں ٹیبلٹ ہو پھر تو بچے کی عید ہوجاتی ہے اور وہ اتنا مصروف ہوجاتا ہے کہ اسے اردگرد کی ہوش نہیں رہتی اور ماں اپنے کام کاج کر کے فارغ ہوجاتی ہے لیکن بچہ اپنے ٹیبلٹ کے ساتھ کھیل میں مگن ہوتا ہے۔ یہ عرصہ بہت زیادہ طویل ہوجاتا ہے اس کا بچے کی سوچ، صحت، زبان پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح ویڈیو گیمز بھی بچے کے کردار اور شخصیت پر اثر انداز ہورہی ہوتی ہیں، یہ مصنوعی چیزیں اسے حقیقی زندگی سے دور لے جاتی ہیں۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ وہ بچے کا باقاعدہ ایک ٹائم ٹیبل بنالیں، بچوں کو نماز باجماعت کے لئے بیوت میں اپنی نگرانی میں لے کر جائیں، قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرنے کی روزانہ تلقین کریں اور خود بھی تلاوت قرآن کریم بلاناغہ کریں اس طرح بچوں کے ساتھ کچھ وقت مخصوص کریں اپنے پاس بیٹھائیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے واقعات دلچسپ انداز میں سنائیں صحابہ کے واقعات ان کو بتائیں، خدا تعالیٰ سے تعلق کے ایمان افروز واقعات بچوں کے علم میں لائیں۔

اس کے بعد بچوں کو کھیل کے لئے نماز عصر کے بعد گراؤنڈز میں بھجوائیں اور خود بھی ان کے کھیل میں دلچسپی لیں، اس کے علاوہ جو تربیتی اجلاسات بیوت میں ہوتے ان میں لے کر جائیں۔

ان کی سکول کی پڑھائی کے لئے بھی وقت مقرر کریں تاکہ وہ دینی علوم کے ساتھ دنیاوی علوم کے ماہر بھی بنیں۔

اب بات رہ جاتی ہے موبائل فونز اور آئی پیڈز اور T.V کے استعمال کی تو اس کے لئے ان کو وقت دیں اس معاملہ میں سختی نہ کریں بلکہ ان چیزوں کے ساتھ ان کو کھیلنے دیں لیکن مقررہ وقت تک خواہ وہ ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ ہو اس کے لئے والدین کو اپنے وقت کی قربانی دینی پڑے گی ورنہ نئی نسل دنیاوی ایجادات اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں گم ہو جائے گی اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔

بعض بچوں کو باغبانی اور گارڈننگ کا شوق ہوتا ہے ان کو اس طرف مائل کریں اور ان کے ساتھ مل کر ان کا شوق پورا کریں۔

یہ بات پہلے بیان کی جاچکی ہے کہ ویڈیو گیمز، کارٹونز اور T.V پر بچوں کی انگلش فلمیں بچوں کی زبان اور ان کی سوچ پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں، ان میں بعض اوقات گالی گلوچ بھی چلتی ہے تو بچہ گالیاں بھی سیکھ لیتا ہے خواہ ان کو ان کا مطلب نہ بھی آتا ہو۔ اور انگریزی میں سکول کے ماحول میں گالیاں نکالتا ہے۔ یاد رکھیں بچہ یہ سب سکول یا ماحول یا دوستوں سے نہیں سیکھ رہا ہوتا۔ بلکہ وہ یہ سب کچھ کارٹونز اور فلموں سے سیکھ رہا ہوتا ہے، اس بات سے کوئی بھی ہم میں سے انکار نہیں کرسکتا کہ ان جدید ایجادات اور ٹیکنالوجیز نے ترقی کی بےشمار راہیں کھول دیں ہیں۔ زندگی کی بہت سی آسانیاں انہی کی مرہون منت ہیں اگر ان کو صحیح انداز اور سوچ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو انسان اس کائنات کے چھپے علمی رازوں کو جان کر اپنے پیدا کرنے والے رب کے اور زیادہ قریب ہوسکتا ہے اور اس کی پیدا کی ہوئی اس کائنات کے ذرہ ذرہ کی تخلیق پر حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔

ایک اور اہم بات جس کی طرف والدین کی توجہ کی بہت ضروری ہے وہ یہ ہے جب ہم بچے کی خوراک کا بہت زیادہ خیال رکھتے اور فکر مند رہتے ہیں کہ یہ کھاتا پیتا کم ہے لیکن جب والدین ان نظر سے اپنے بچے کو دیکھتے ہیں اور برگر، پیزہ جوس اور چپس وغیرہ کھاتا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ بچہ یہ چیزیں کھا کر موٹا ہورہا ہوتا ہے۔ ایک تو اس طرح کی غذا کھانا اور دوسرا گھنٹوں ویڈیو گیمز، T.V، کمپیوٹر، موبائل فون کا استعمال بچوں کو موٹا کرتا ہے تندرست یا صحت مند نہیں بناتا کیونکہ مٹاپا ایک بیماری ہے جو کہ بہت سی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔ خاص کر شوگر کا موذی مرض آج کل زیادہ پھیل رہا ہے۔ اس کا سبب غیر صحت مند سرگرمیاں ہیں۔ اس کے علاوہ بچے نیند کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ چڑچڑا پن اور ڈپریشن جیسی بیماری بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ دوسرا بچے نہ صبح اُٹھ کر نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی بروقت سکول جاتے ہیں۔ اس طرح تعلیمی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ یہ خطرناک اور فکرمند صورتحال ہے۔ والدین کو اس طرف فوری اور خصوصی توجہ دینی کی ضرورت ہے۔ بچوں کو وقت دیں اور ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں۔ ان کو اکیلے پن کا شکار نہ ہونے دیں۔ ان کو کسی بھی موقع پر نظرانداز نہ کریں۔ بلکہ ان کی دلچسپیوں میں شامل ہوں اور سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ ان کو دینی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور ان کی شخصیت ایک اعلیٰ اور مقصد کے پانے کی طرف گامزن ہو۔ ان کو اپنے محلّہ اور خاندان کے بزرگوں سے ملائیں اور ان کا تعارف کروائیں آجکل خدا کے فضل سے MTA کی نعمت ہمارے گھروں میں موجود ہے۔ یہ بھی جدید ٹیکنالوجی کا شاہکار ہے MTA پر ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات باقاعدہ سے بچوں کو اپنے پاس بیٹھا کر سنوائیں اور بعد میں بچوں کو پیارے امام کے خطبہ کا اصل مفہوم کو سمجھائیں، اس طرح بچوں میں خلیفہ وقت کی محبت پیدا ہوگی۔ اگر یہ سب بچوں کی زندگی اور دل میں محبت خلافت بیٹھ گئی تو پھر سمجھیں کہ آپ کے بچے محفوظ ہوگئے۔

☆..........☆..........☆

لاکھوں سینوں میں

مستشرق ولیم گراہم لکھتے ہیں۔

قرآن کریم مذہبی اور غیر مذہبی کتابوں میں شاید واحد کتاب ہے جو کہ لاکھوں لاکھ لوگوں کے ذریعے مکمل طور پر حفظ کی جاتی رہی۔

(William Graham, Beyond the Written World UK. Cambridge University Press,1993, p.80)

مشہور مستشرق اور رومن کیتھولک نن کیرم آرمسٹر انگ لکھتی ہیں۔

جب بھی کوئی آیت پیغمبر اسلام پر نازل ہوتی، آپ اسے بلند آواز میں صحابہ کرام کو سناتے جو یاد کر لیتے اور جو لکھنا جانتے تھے، اسے لکھ لیتے۔

(محمد باب دوم صفحہ 61 پبلشرز علی پلازہ 3 مزنگ روڈ لاہور)

مکرم فضیل عیاض احمد صاحب

سکون قلب کی جستجو ۔ بے چینی کا علاج

اپنے رب سے محبت اور کبھی نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم کریں

انسان ازل سے سکون کا متلاشی ہے اور اس سکون کی جستجو میں ہر راستہ اپنانے کو تیار رہتا ہے۔ کبھی وہ ویرانوں میں نکل جاتا ہے اور کبھی ایسے ہجوم میں گم ہونے کی کوشش کرتا ہے جہاں ہر طرف ہاؤ ہو کا شور ہو، کبھی وہ اس سکون کو پانے میں کسی کی تلاش کرتا ہے اور کبھی تنہائی میں کھونے کی کوشش کرتا ہے۔ کبھی طاؤس و رباب کی آوازوں میں سکون پانے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی کسی کی خوبصورت آواز و نغمگی سے۔ کبھی وہ ایسی چیزیں کھاتا ہے جو اسے وقتی طور پر دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیں، کبھی اپنی بے سکونی اور بے چینی کو کسی نشہ آور دوا کے دھوئیں سے کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اور کبھی کسی دور کی منزل کی جستجو میں نکل جاتا ہے، کسی کھوہ میں کسی ویرانے میں کسی غار میں غرض دل کے سکون اور روح کی بے چینیوں کا علاج کرنے کے لئے وہ ہر حربہ آزماتا ہے۔ لیکن اسے سکون کہیں نہیں ملتا۔ وقت کا حربہ بھی بعض اوقات اس کے آلام و بے چینی اور بے سکونی کو دور کرنے کا کام کرتا ہے لیکن پھر بھی انسان پر وہ زمانے بھی آتے ہیں جب بے چینی بڑی شدت کے ساتھ غلبہ پاتی ہے اور سکون دور دور تک نظر نہیں آتا۔

آج کا یہ دور، یہ زمانہ جس سے ہم گزر رہے ہیں بے سکونی اور بے چینی کا زمانہ ہے۔ جس میں انسان نے مادی طور پر تو بہت ترقی کر لی ہے اور اس کی آسائش کے بھی نئے نئے سامان مہیا ہو رہے ہیں مگر انسانی بے چینی ہے کہ ہر دم ہر آن بڑھتی چلی جا رہی ہے سب سے بڑا سکھ جسے اطمینان قلب کہتے ہیں وہ آج کے انسان کو میسر نہیں آج افراد بھی بے چین ہیں، اور خاندان بھی بے چین ہیں اور قومیں بھی بے چین، ہر معاشرے میں چاہے وہ مشرقی ہو یا مغربی بے سکونی کی ہوائیں چل رہی ہیں۔

انسانی زندگی میں کبھی کوئی مقام ایسا نہیں آیا کہ اس کی تمنا پوری ہو کر آگے پھر کوئی تمنا باقی نہ رہی ہو ایک تمنا پوری ہو کر اگلی تمناؤں کے بچے پیدا کر دیتی ہے اور یوں تمناؤں کے پیچھے چلنے کا ایک ایسا کبھی نہ ختم ہونے والا سفر شروع ہو جاتا ہے جہاں ہر مقام پر بے چینی ہے اور بے سکونی ہے بے چینی اور بے سکونی کے موجودہ دور میں ہم سکون کیسے حاصل کر سکتے ہیں یہ وہ سوال ہے جو آج ہر دل سے اٹھ رہا ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ آخر اس بے چینی کا کیا علاج ہے دنیا کے فلسفی اس کا کیا حل پیش کرتے ہیں اور قرآن کریم نے دل کا سکون حاصل کرنے کے لئے کیا حل پیش کیا۔

جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے ان میں سے کچھ کا خیال ہے کہ اگر انسان اپنے دل میں کوئی خواہش باقی نہ رہنے دے تو اسے لازماً سکون مل جائے گا اسی لئے کئی مذاہب کی بنیاد اسی فلسفے پر رکھی گئی۔ بدھ مت یا جین مت یا اس قسم کے بعض اور مذاہب بھی ہیں جن کا کہنا یہی ہے کہ اگر انسان تمناؤں سے آزاد ہو جائے تو اسے تسکین قلب حاصل ہو جائے گی۔ تمناؤں سے، خواہشات سے مکمل طور پر آزاد ہو جانے والا یہ فلسفہ بظاہر تو بڑا خوبصورت معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت عملاً ناممکن ہے کیونکہ ایسا دل جس میں کوئی خواہش نہ ہو ایک انسان کی زندگی میں تو ممکن نہیں سوسائٹی سے ایسا گریز کہ جس کے نتیجے میں کوئی خواہش ہی باقی نہ رہے اسی کا دوسرا نام موت ہے اور موت کے سوا یہ مقصد انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا قرآن کریم اسے مکمل طور پر رد کرتا ہے قرآن میں ایسا کوئی تصور ہمیں نہیں ملتا کہ یہ تعلیم دی گئی ہو کہ تم تمام تمناؤں سے آزاد ہو جاؤ تو سکون حاصل کر لو گے نہیں بلکہ قرآن ایک ایسا راستہ دکھاتا ہے جس پر چلنے کے نتیجے میں خواہشات انسان کی مالک نہیں رہتیں بلکہ انسان ان کا مالک ہو جاتا ہے انسان اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتے بھاگتے زندگی نہیں گزار دیتا بلکہ خواہشات انسان کے پیچھے بھاگتی ہیں وہ کیا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ''وہ لوگ جو ایمان لائے اس حال میں ہیں کہ ان کے دل خدا کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں اور اے لوگو سنو کہ اصل اطمینان خدا کے ذکر سے ہی ملا کرتا ہے اور وہ لوگ جو ایسا کریں اور ساتھ ہی نیک اعمال بھی بجا لائیں تو ان کے لئے خوشخبری ہے اور بہترین انجام ہے'' اور یہی وہ عظیم الشان پیغام ہے کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کہ اے سکون ڈھونڈنے والو آؤ اور سنو کہ تمہیں کہیں سکون نہیں ملے گا سوائے اس کے کہ تم اپنے رب کے ذکر میں کھو جاؤ اور اسے یاد کرنا شروع کر دو تب تمہاری بے چینی دور ہو گی اور تم سکون پاؤ گے کیونکہ اطمینان صرف اسی ہستی سے ملتا ہے جس کے پاس کوئی کمی نہ ہو وہ کوئی خامی نہ رکھتی ہو جس کے پاس عظمت بھی ہو طاقت بھی ہو دولت بھی ہو اور وہ ہستی صرف ایک ہے جس کے پاس کبھی نہ ختم ہونے والی تمام طاقتیں تمام قدرتیں اور تمام دولتیں ہیں وہ جو ؎

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

اس ہستی سے تعلق قائم ہونے کے نتیجے میں ہی دل سکون پائیں گے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی یاد سے اطمینان اور سکون کیسے حاصل ہو اس بات کو اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگ میں بیان کیا ہے اس سے مراد صرف یہ نہیں کہ انسان منہ سے اللہ اللہ کہنا شروع کر دے اور پھر سمجھے کہ اس کا دل سکون پا لے گا اور اسے بے چینی سے نجات مل جائے گی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ انسان خدا سے ایک مضبوط اور پختہ تعلق قائم کرے حقیقی رنگ میں اس کا بندہ بن جائے اگر اس لازوال ہستی سے انسان تعلق جوڑ لے تو پھر اس کی ساری زندگی سکون سے گزرتی ہے تب وہ اس مقام پر آ جاتا ہے کہ جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کی زندگیاں بھی سکون سے گزرتی ہیں اور جب یہ مر رہے ہوتے ہیں تو بستر مرگ پر ان کو اپنے پیارے اللہ کی یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ اے میرے بندو تم اس دنیا میں مجھ سے راضی ہو کر رہے میں تمھیں یہ بتاتا ہوں کہ میں بھی تم سے راضی ہو گیا جو خدا کو یاد کرتا ہے خدا سے محبت کرتا ہے خدا سے تعلق پیدا کر لیتا ہے اور ایک مضبوط کبھی نہ ختم ہونے والا تعلق تو خدا ہی اس کی تمام خواہشات کا مرکز بن جاتا ہے تو پھر کوئی بھی خواہش اسے بے قرار کوئی مشکل، پریشانی یا مصیبت آنے پر یہ سمجھے کہ میں اس مصیبت سے ہلاک ہونے والا ہوں لیکن اگر اسے یقین ہو کہ ہر ایک مصیبت اور تکلیف کا علاج ہے تو وہ نہیں گھبراتا کیونکہ اس کا دل کہتا ہے کہ جب میرا اللہ موجود ہے جو ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی کو دور کر سکتا ہے تو پھر مجھے کسی مشکل سے گھبرانے کی کیا ضرورت میرا خدا خود اسے دور کر دے گا اور یوں اس کا دل اطمینان حاصل کر لیتا ہے قرآن کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے رب سے اسی پیار اسی تعلق کا ایک بڑا پیارا واقعہ بیان کیا ہے آپ نے ایک دفعہ ایک ضرورت کے موقع پر ایک نئی جگہ میں جہاں آپ کا کوئی جاننے والا، کوئی دوست، کوئی مددگار نہ تھا ایک نئی قوم میں گئے تھے۔ کسی اور کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا سکتے تھے صرف اپنے رب سے مانگنا چاہتے تھے وہاں جا کر سوچ رہے تھے کہ اب میں کیا کروں چنانچہ وہاں بیٹھے بیٹھے انہوں نے یہ دعا کی۔

رب انی لما انزلت الی ......۔

کیسی عجیب خواہش ظاہر کی کہتے ہیں کہ اے میرے رب تو جو کچھ بھی مجھے دے وہی میری تمنا میری خواہش ہے۔ میں اسی پر راضی ہوں۔ میں فقیر ہوں اس چیز کا جو تو مجھے عطا کرے یعنی کچھ نہیں بتایا کہ میں کیا چاہتا ہوں، میری تمنائیں کیا ہیں۔ میری ضروریات کیا ہیں، میں بھوکا ہوں، میں شادی کے بغیر ہوں، مجھے سہارا چاہئے جس کے تحت میں یہاں زندگی گزاروں، اور بے شمار ضروریات ہو سکتی تھیں لیکن کیسا پیارا فقرہ دماغ میں آیا کیسی پیاری سوچ ہے معلوم ہوتا ہے بڑا غور کیا ہوگا کہ آخر میں اپنے رب سے کیا مانگوں، اتنی ضرورتیں ہیں کیا بتاؤں۔ پھر سوچا ہوگا کہ میں تو اپنے اللہ سے محبت کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ میری محبت کے جواب میں وہ ہمیشہ مجھ سے محبت ہی کرتا ہے تو کیوں نہ یہ معاملہ اس پر چھوڑ دوں۔ اس کو بھی یہ پتہ ہے کہ جو کچھ مجھے دے گا میں اس سے راضی ہو جاؤں گا اور مجھے بھی یہ پتہ ہے کہ مجھے وہی دے گا جس سے میں راضی ہوں گا تو اس کے بعد پھر پریشانی کی، بے چینی کی، بے سکونی کی بات ہی کہاں رہ جاتی ہے اور دیکھیں کہ اس دعا کے بعد کہ اے خدا میں تو فقیر بنا بیٹھا ہوں ہر اس چیز کا جو تو مجھے عطا کرے۔ خدا نے انہیں کیسے عطا کیا کیسے نوازا کہ ہر ضرورت ہر خواہش احسن رنگ میں پوری ہوئی۔ یہ ہے دنیا کی بے قراریوں، بے چینیوں اور بے سکونی کا علاج کہ اپنے رب سے محبت پیدا کریں کبھی نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم کریں اسے اپنا مطلوب بنا لیں اور پھر اس سے راضی ہونا سیکھ جائیں جتنا اس تعلق، اس محبت اور اس رضا میں انسان آگے بڑھتا چلا جائے گا اتنا ہی سکون، اطمینان اور چین حاصل کر لے گا۔ یہی ضمانت ہے انسان کے سکون کی۔ یہ محبت ہمیں تب ہی مل سکتی ہے کہ جب ہم اس وجود کی کامل اتباع کرنے لگ جائیں جو خدا کی محبت سب سے بڑھ کر مورد بنا اور اس کی اتباع کو خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کے حصول کا ذریعہ بتایا چنانچہ فرمایا:

قل ان کنتم تحبون اللہ ......۔

خدا تعالیٰ کی معرفت اور محبت اور اس کے پیار کو سب سے بڑھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل کیا اور اس محبت اور پیار کے حصول کے ذرائع آپ نے خود اپنے اسوہ حسنہ سے کر کے دکھائے اور بتایا کہ دیکھو خدا تعالیٰ کی محبت دلوں کی بے قراریوں کا قرار ہے وہ زخمی روحوں کی تسکین ہے، وہ زخم خوردہ روحوں کا مرہم ہے۔ اگر ہمیں اس محبت کے ذریعہ سکون پانا ہے تو سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم اپنے دلوں کو خدا کی محبت اور معرفت سے آشنا کریں اور اپنے آپ کو اس دامن سے وابستہ کریں جو خدا کی محبت سے آشنا لوگوں کا دامن ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ

تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کتے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ (کشتی نوح صفحہ 21)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے پھر اس خدا سے آشنا کرنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے اپنا حقیقی، پاکیزہ اور روشن چہرہ دکھایا جنہوں نے ہمیں بتایا کہ ہماری تمام لذات ہمارے خدا میں ہیں آپ فرماتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے آپ کی ساری زندگی اپنے پیارے خدا کے ساتھ محبت میں گزری اور بوقت وفات آپ کی زبان مبارک پر جاری ہونے والے آخری الفاظ بھی اللہ میرے پیارے اللہ تھے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے دل سکون پائیں، آپ کے دلوں کی بے چینیاں ختم ہوں، آپ کے گھر امن و آشتی کا گہوارہ بن جائیں تو پھر آپ قادر سچے اور زندہ خدا سے دل لگائیں اور اس کی ہستی کی معرفت حاصل کریں اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک آپ کے دلوں میں اس کی سچی محبت اور پیار زندہ نہ ہو جائے جب یہ ہو جائے گا تو پھر خدا آپ کا ہو جائے گا اور جب خدا آپ کا ہو گیا تو آپ کو کاہے کا ڈر اور خوف اور بے چینی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اُس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اُس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(الوصیت صفحہ 307)

☆ ☆ ☆

مکرم سیف اللہ مجید صاحب مربی سلسلہ

فجی میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات

لجنہ اماءاللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ فجی کے نیشنل اجتماعات مورخہ 29 اور 30 / اگست 2015ء کو بمقام بیت اقصیٰ ناندی منعقد کئے گئے۔

اجتماعات کا باقاعدہ آغاز مکرم احمد محمود صاحب امیر و مشنری انچارج فجی کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ مقابلہ جات کے بعد ذیلی تنظیموں کی اپنی اپنی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ اور نماز مغرب وعشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا۔ دوسرے روز کا پہلا پہر ورزشی مقابلہ جات کے لئے مختص تھا۔ اور دوسرا پہر اختتامی تقریب کے لئے۔ کرکٹ میں دلچسپی رکھنے والے اطفال و خدام کے لئے ناشتہ سے قبل کرکٹ میچ رکھا گیا۔

اختتامی تقریب کا آغاز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر پر مکرم احمد محمود صاحب نے تقریر کی۔ اور دعا سے اجتماعات کا اختتام ہوا۔

امسال بحرالکاہل کے دوسرے جزائر طوالو اور کریباس سے بھی نمائندگان شامل ہوئے۔ اسی طرح آسٹریلیا اور امریکہ سے بھی نمائندگان کی شمولیت رہی۔ اس طرح حاضری 190 رہی۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 / اکتوبر 2015ء)

☆ ☆ ☆

قرآن خاص اثر ڈالتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”یہ تاثیر قرآن شریف ہی میں ہے کہ وہ انسان کے دل پر بشرطیکہ اس سے صوری اور معنوی اعراض نہ کیا جاوے۔ ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور اس کے نمونے ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی موجود ہے“۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 28 ستمبر 1905ء)

مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ بینن

بینن میں بیت الذکر کا افتتاح

مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت فلسطین اور مکرم محمد حاتم محمد حلیمی الشافعی صاحب صدر جماعت مصر مع اہلیہ کے دورۂ بینن کے دوران جماعت احمدیہ بینن کے زیر اہتمام متعدد پروگرامز منعقد کئے گئے وہ ان پروگرامز میں بطور مہمانان خصوصی شامل ہوئے۔

آے ہونتا (Ayehounta) بینن کے ایک گاؤں میں بیت سیدنا مسرور کے افتتاح کی تقریب ہوئی۔ گاؤں بینن کے دار الحکومت کوتونو سے 75 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ 2004ء میں یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ امسال جماعت نے یہاں بیت الذکر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا اور اپریل 2015ء میں اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تعمیر کا کام شروع ہوا۔ بنیادوں سے اوپر کھڑکیوں تک دیواریں ابھی نہ بنی تھیں کہ افتتاحی تقریب کے لئے 31 مئی 2015ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات ایک کر کے بیت الذکر کی تعمیر 20 دنوں میں مکمل کی گئی اور اسی بات پر قریبی گاؤں کے ایک عیسائی نے اپنے چرچ میں کہا کہ میں احمدی ہوتا ہوں۔ میں اتنے سالوں سے مشرکوں سے عیسائی ہوا ہوں مگر کوئی ترقی نہیں دیکھی، کوئی Evolution نہیں۔ وہ دیکھو احمدیوں نے بیس دنوں میں بیت الذکر کا افتتاح کر لیا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ قصیدہ کے بعد مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے مہمانوں کا تعارف کروایا اور مقامی صدر جماعت نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس علاقہ کے احمدی بادشاہ، Zé کیمون کی یوتھ ایسوسی ایشن کے صدر مکرم سودابی کرستوف، سیلسٹ چرچ کے نمائندہ اور گاؤں کے چیف نے اپنے خیالات و تأثرات کا اظہار کیا اور جماعتی کاموں کو سراہا۔

بعد ازاں مکرم حاتم حلمی شافعی صاحب نے تقریر کی۔

مکرم شریف عودہ صاحب نے حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ اور حضرت ہاجرہ کے ہجرت کے بعد کے حالات بتفصیل بیان کئے۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 23 / اکتوبر 2015ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 121501 میں فضیلہ ریاض

بنت ریاض احمد قوم آرئیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع و ملک حیدر آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فضیلہ ریاض گواہ شد نمبر 1۔ شکیل احمد ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ ریاض احمد ولد محمد علی

مسل نمبر 121502 میں زید تنویر

ولد تنویر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lateer Abad ضلع و ملک Hydarabad Hyderabad,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد زید تنویر گواہ شد نمبر 1 یونس علی آصف ولد عبدالرحیم گواہ شد نمبر 2۔ عابد احمد گوندل ولد فاروق احمد گوندل

مسل نمبر 121503 میں لبنیٰ سہیل

بنت سہیل اسلم قوم .... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ameer Park ضلع و ملک Gujranwala,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ لبنیٰ سہیل گواہ شد نمبر 1۔ سہیل اسلم ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ عبدالرشید خاور ولد غلام رسول

مسل نمبر 121504 میں سجاد احمد

ولد غلام مصطفیٰ قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chah MasuriWala ضلع و ملک Dera Ghazi Khan,Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سجاد احمد گواہ شد نمبر 1۔ غلام مصطفیٰ ولد کمال خان گواہ شد نمبر 2۔ غلام مرتضیٰ ولد حسین بخش خان

مسل نمبر 121505 میں لاریب شگفتہ ملک

بنت ملک ناصر احمد قمر قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dharkna ضلع و ملک چکوال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ لاریب شگفتہ ملک گواہ شد نمبر 1۔ ملک محمود احمد جاوید ولد غلام محی الدین گواہ شد نمبر 2۔ ملک زبیر احمد ناصر ولد ملک ناصر احمد قمر

مسل نمبر 121506 میں نائلہ ناصر ملک

بنت ملک ناصر احمد قمر قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dharkna ضلع و ملک چکوال پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نائلہ ناصر ملک گواہ شد نمبر 1۔ ملک محمود احمد جاوید ولد حافظ غلام محی الدین گواہ شد نمبر 2۔ ملک زبیر احمد ناصر ولد ملک ناصر احمد قمر

مسل نمبر 121507 میں آصفہ منصورہ

زوجہ محمد مسلم ناصر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Goth Ghulam Muhammad Cheem ضلع و ملک Khairpur, Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ آصفہ منصورہ گواہ شد نمبر 1۔ محمد ضرار خان ولد مظفر احمد چیمہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد رضاء اللہ چانڈیو ولد محمد اسد اللہ چانڈیو

مسل نمبر 121508 میں فوزیہ محفوظ

زوجہ محفوظ احمد قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhari Shah Rehman ضلع و ملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Haqmahr Paid By Gold 26 ہزار 630 روپے (2) Haqmahr Remaining 23 ہزار 370 روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ فوزیہ محفوظ گواہ شد نمبر 1۔ شفاقت احمد ولد غلام حیدر گواہ شد نمبر 2۔ عابد نواز ولد محمد نواز

مسل نمبر 121509 میں رضیہ یاسمین

زوجہ طاہر احمد قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chah Ismaeel Wala ضلع و ملک Dera Ghazi Khan,Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر ادائیگی زیور 2.5 تولہ 1 لاکھ 15 ہزار روپے (2) زیور 2 تولہ 92 ہزار روپے (3) بکری 2 عدد 16 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ رضیہ یاسمین گواہ شد نمبر 1۔ کاشف محمود بلوچ ولد طاہر احمد بلوچ گواہ شد نمبر 2۔ محمد عرفان ولد محمد موسیٰ

مسل نمبر 121510 میں ثریہ حمید

زوجہ مبشر احمد قوم بلوچ پیشہ استاد عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chah Ismaeel Wala ضلع و ملک ڈیرہ غازی خان پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) 1+1 Animale cow And Sheep عدد 61 ہزار روپے (2) Haqmahr Paid By Gold 1.5 تولہ 67 ہزار روپے (3) Jewellery Gold Half تولہ 22 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت Private مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثریہ حمید گواہ شد نمبر 1۔ کاشف محمود بلوچ ولد طاہر احمد بلوچ گواہ شد نمبر 2۔ محمد عرفان ولد محمد موسیٰ

مسل نمبر 121511 میں رفعیہ بی بی

زوجہ محمد یونس قوم.... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chah Ismaeel Wala ضلع و ملک ڈیرہ غازی خان پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ رفعیہ بی بی گواہ شد نمبر 1۔ کاشف محمود ولد طاہر احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد عرفان ولد محمد موسیٰ

مسل نمبر 121512 میں محمد طلحہ نثار

ولد نثار احمد سیال قوم سیال پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Madeema Town ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد طلحہ نثار گواہ شد نمبر 1۔ نثار احمد سیال ولد ریاض احمد سیال گواہ شد نمبر 2۔ بشیر احمد بٹ ولد غلام محمد

مسل نمبر 121513 میں نائلہ حسام

زوجہ حسام طاہر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) زیور 2 لاکھ 50 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نائلہ حسام گواہ شد نمبر 1۔ ودود احمد نفیس ولد شیخ حفیظ احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسلام طاہر ولد محمد رفیق

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ عنبرین صفدر صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ نمائندہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے 20 نومبر 2015ء کو قبل از خطبہ جمعہ بیت المبارک میں مکرم عبدالناصر جمال صاحب واقف نو ابن مکرم شیخ عبدالسلام صاحب مرحوم کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ دلہن مکرم چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی صاحب کی پوتی ہے، حضرت مولوی محمد حیات صاحب اور حضرت بابا شیر محمد صاحب رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ صفیہ بشیر سامی صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الدین احمد سامی صاحب تحریر کرتی ہیں۔

میری نواسی مکرمہ شامہ صدف عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم ثاقب عزیز صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 26 ستمبر 2015ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام شانزے عزیز رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم گوہر مقصود صاحب و مکرمہ لبنیٰ مقصود صاحبہ لندن کی نواسی اور مکرم عبدالعزیز صاحب مرحوم اور مکرمہ حمیدہ ناہید صاحبہ شارجہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ دیندار، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

الحمد للہ شانزے عزیز نے مجھے پڑنانی بننے کا بھی اعزاز دیا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ المتین فرحت صاحبہ ترکہ مکرم حافظ سعود احمد آصف صاحب)

مکرمہ امۃ المتین فرحت صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرا بیٹا حافظ سعود احمد آصف وفات پا گیا ہے اس کے اکاؤنٹ خزانہ صدر انجمن احمدیہ امانت نمبر 37307 میں اس وقت کل -/45842 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم خاکسار کو ادا کر دی جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء:۔

1۔ مکرمہ امۃ المتین فرحت صاحبہ (والدہ)

2۔ مکرمہ شازیہ بشریٰ صاحبہ (بہن)

3۔ مکرم محمود نواز کاشف صاحب (بھائی)

4۔ مکرم وقاص احمد رضا صاحب (بھائی)

5۔ مکرم مہروز عمر صاحب (بھائی)

6۔ مکرم شاہ رخ صاحب (بھائی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

کھیلوں میں اعزاز

(سکولز نظارت تعلیم ربوہ)

مورخہ 27 نومبر 2015ء کو نظارت تعلیم کے سکولز کے 32 کھلاڑیوں پر مشتمل پانچ ٹیموں نے Lahore University of) LUMS Management Sciences) میں ہونے والے فٹ بال، باسکٹ بال، والی بال، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ فٹ بال، باسکٹ بال اور بیڈمنٹن میں ہماری ٹیمیں فاتح رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو مزید فتوحات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظہور احمد جاوید صاحب کارکن وقف جدید مال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالواحد صاحب ساکن راجہ جنگ ضلع قصور حال دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ تقریباً پندرہ دن فضل عمر ہسپتال میں بیمار رہنے کے بعد مورخہ 30/اکتوبر 2015ء کو بعمر تقریباً 100 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز بیت المبارک میں بعد نماز فجر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ مرحومہ مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب آف کھر پڑ رفیق حضرت مسیح موعود کی بھانجی تھیں۔ مرحومہ نے بیت الفضل لندن کی تعمیر میں اپنا سارا زیور بطور چندہ ادا کیا تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم منظور احمد سعید صاحب کارکن دفتر وقف جدید ربوہ، دو نواسے، دو نواسیاں، چار پوتے اور چھ پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے، جنت الفردوس میں بلند مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم زکریا ورک صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ماموں زاد بہن محترمہ امۃ الکریم نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب بنت مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب معالج حضرت مصلح موعود 22/اکتوبر 2015ء کو سان ہوزے امریکہ میں قلیل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ 26/اکتوبر کو ان کی نماز جنازہ مکرم ملک وسیم احمد صاحب صدر سان ہوزے نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نیک، پارسا، غریبوں کی ہمنوا، پابند صوم و صلوٰۃ، اور خلافت سے عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ کئی سال تک آپ کے گھر میں نماز جمعہ ادا کی جاتی رہی۔ جماعت کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ 2013ء میں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ پسماندگان میں شوہر محترم کے علاوہ تین بچے محمد احمد، رملہ اور ایمن ورک یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔“

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

”یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔“

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

”پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔“

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔ (سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆......☆......☆......☆

ہارٹ ٹانک

دل کے اکثر امراض مثلاً دل کا درد بے قاعدہ نبض سانس پھولنا اور دھڑکن کے لئے بفضل خدا مفید دوا

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

قیمت -/90 روپے

0333-6568240

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل اینڈ کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

فون دکان: 047-6215747

رہائش: 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

گوندل کے ساتھ پچاس سال

گوندل کراکری سے گوندل بینکوئٹ ہال

ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ

ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0333-7703400,0301-7979258, 047-6212758

بقیہ از صفحہ 2: خطابات امام سوال و جواب

خاطر لازماً متحد ہونا ہوگا اور ہر قسم کے ظلم، جبر اور ناانصافی کے خلاف اپنی کوششوں میں یکجا ہونا ہوگا چاہے یہ ظلم مذہب کے نام پر ہوں یا کسی اور بنیاد پر ڈھائے جارہے ہوں۔

س: معاشرے میں انصاف کی بابت حضور انور نے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! معاشرے کی ہر سطح پر انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں تا کہ ہر فرد بلا تفریق مذہب اور رنگ ونسل کے اپنے پاؤں پر عزت نفس اور وقار کے ساتھ کھڑا ہوسکے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے ترقی یافتہ ممالک غریب اور ترقی پذیر ممالک میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ یہ بات انتہائی اہم ہے کہ یہ ممالک انصاف پر قائم رہیں اور قوموں کی مدد کریں نہ کہ اپنے ملکی مفاد اور منافع حاصل کرنے کے لئے ان غریب اور ترقی پذیر ممالک کے قدرتی وسائل اور سستی مزدوری کا فائدہ اٹھائیں وہ منافع جو وہ ان ممالک سے حاصل کر رہے ہیں اس کا اکثر حصہ انہی ممالک میں لگانا چاہیے اور اس دولت کو مقامی افراد کی بہبود اور ترقی کے لئے استعمال کرنا چاہیے اگر ترقی یافتہ ممالک اس جہت پر کام کریں گے تو اس کا ناصرف غریب ممالک کو فائدہ ہوگا بلکہ مشترکہ طور پر بھی فائدہ مند ثابت ہوگا اس سے یقین اور خود اعتمادی بڑھے گی اور جو بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ زائل ہوں گی۔ اس سے یہ تأثر بھی زائل ہوگا کہ دولت مند ملک صرف اپنا فائدہ دیکھتی ہیں اور ناجائز طور پر غریب اور کمزور ممالک کے وسائل استعمال کرنے کے درپے ہیں مزید یہ کہ اس سے مقامی معیشت بہتر ہوگی جو کہ دنیا کی معیشت اور مالی حالت کی بہتری پر منتج ہوگی۔ خاص طور پر اس سے ایک عالمی برادری، محبت اور انسانیت کا تصور قائم ہوگا اور ان سب فوائد سے بڑھ کر یہ دنیا میں سچے امن کی بنیادیں استوار کرے گی۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ دی تو دنیاوی امن کی موجودہ حالت تباہ کن عالمی جنگ کا باعث بنے گی جس کے اثرات آنے والی نسلوں تک جائیں گے اور اس کے لئے ہماری نسلیں ہمیں کبھی معاف نہ کریں گی۔

☆☆☆☆☆

شملہ مرچ

شملہ مرچ چونکہ اپنے ذائقہ میں کم تیزی رکھتی ہے اس لئے کچھ علاقوں میں یہ سویٹ پپّر کے نام سے بھی پہچانی جاتی ہے۔

شملہ مرچ سبز کے علاوہ زرد عنابی، نارنجی اور لال رنگ میں بھی پائی جاتی ہے اور کھانوں میں لذت کے ساتھ خوش رنگی بھی بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔ غذائیت کے اعتبار سے شملہ مرچ میں وٹامن C اور اینٹی آکسیڈنٹس کی مقدار خاصی ہوتی ہے۔ سبز کے مقابلے میں سرخ شملہ مرچ میں دگنی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ 100 گرام شملہ مرچ میں تقریباً 120 گرام (کیلوری) ہوتی ہے۔

دیگر اجزاء میں کاربوہائیڈریٹس، فائبر، بیٹا کیروٹین کے علاوہ وٹامن B کمپلیکس، وٹامن E,K اور C موجود ہوتا ہے۔

جبکہ معدنیات میں یہ انسانی جسم میں کیلشیم، آئرن، میگنیز، پوٹاشیم اور زنک کی کمی دور کرنے کیلئے مددگار غذا ہے۔ اس لئے اسے غذا میں شامل کر کے صحت بخش کھانے بنائے جاتے ہیں۔

دنیا بھر میں سب سے زیادہ کاشت چین میں کی جاتی ہے جبکہ ان کا اصل وطن میکسیکو کو مانا جاتا ہے جہاں سے یہ تمام دنیا میں پھیلی ہے۔ معتدل آب و ہوا میں اس کی کاشت دنیا کے ہر حصے میں کی جاتی ہے۔ چونکہ ان میں پانی کی مقدار کچھ زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان کو زیادہ عرصہ سٹور نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے تازہ بہ تازہ استعمال کریں۔

بیٹا کیروٹین ایسا اینٹی آکسیڈنٹ ہے جو جسم کے کیمیائی عمل سے متاثر ہو کر وٹامن A کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم گوشت اور انڈے کبھی نہیں کھاتے تو شملہ مرچ ان غذاؤں کی کمی کو پورا کرتی ہے۔

ہری شملہ مرچ میں سٹرس فروٹس اور عام سرخ مرچوں کے برابر مقدار میں وٹامن C ہوتا ہے یہ دونوں غذائیں بھی بیٹا کیروٹین کا اہم ذریعہ ہیں۔

(ماہنامہ ڈالدا اکتوبر 2015ء)

درخواست دعا

مکرم طارق محمود ونیس صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم ماسٹر مصدق احمد صاحب ولد مکرم محمد ارشد صاحب طاہر آباد جنوبی بعارضہ قلب بیمار ہیں ان کی اوپن ہارٹ سرجری مورخہ 18 دسمبر 2015ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا آپریشن کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے گوجرانوالہ کے ضلع کے دورہ پر ہیں۔ احباب سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم ۔ 4 دسمبر

طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	25 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	10 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 دسمبر 2015ء

6:05am	حضور انور کا دورہ جاپان
11:55 am	سنگاپور میں استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2013ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2015ء

WARDA فیبرکس
جلسہ سالانہ قادیان کی خوشی میں سیل سیل سیل
کاٹن۔ کھدر۔ لیلن۔ وول مرینہ سیل کا آغاز ہو چکا ہے
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0333-6711362

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کاسمیٹکس، پرفیومز، ہوزری (IFG) لیڈیز بیگز مناسب دام
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0343-9166699, 0333-9853345

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونیز، امپورٹ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508, 0333-9795470

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکوئٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814, 0300-7713128
0476211584, 0332-7713128

FR-10

اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک۔ مرینہ وول۔ کھدر۔ اتحاد کاٹن۔
فردوس بے بی پرنٹ کاٹن نیز ڈیزائنز کی تمام ورائٹی
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال 0333-3354914

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
عامر کلر لیب کے سامنے تشریف لائیں۔
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے) فون 0344-7801578
047-6211510

بونینزا - ورثہ - القیصر S to XL
مردانہ ویسٹ کوٹ S تا XXXL
سپیشل آفر مردانہ شلوار قمیص سادہ 1000 کڑھائی 1200
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ: 6214377

نیا موسم، نئے ڈیزائن، نئی ورائٹی
صاحب جی فیبرکس
نیز مردانہ برانڈڈ ورائٹی دستیاب ہے۔
New Toyota Hiace Van Grand saloon Japanese رینٹ پر دستیاب ہے۔
ریلوے روڈ ربوہ پاکستان +92-3337-6257997
0092-476212310 / www.Sahibjee.com

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اشفاق سائیکل ورکس کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ کو خدمت کرتے ہوئے بفضل تعالیٰ 37 سال ہو گئے ہیں۔ اب محض خدا کے فضل سے ایک نیا سنگ میل ہمیں عطا ہوا ہے اب خدمت کے اسی جذبہ کے ساتھ ہم اشفاق موٹر سائیکل سپیئر پارٹس اینڈ ورکشاپ کا آغاز کر چکے ہیں۔ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔ آپ ہمیں ہمیشہ مستعد پائیں گے۔

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03339797372 طاہر محمود: 03218507783
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

ٹاپ 2 کولیکشن
مردانہ شلوار قمیص + مردانہ جینز + کرتے + ڈریس پینٹ جیکٹس + جرسی آکسفورڈ + سویٹر + ڈریس شرٹ
بچگانہ پینٹ شرٹ + شلوار قمیص + جرسی مردانہ + بچگانہ جیکٹس + اپرز + جینز ڈریس پینٹس + شرٹس کی بے شمار ورائٹی
لیڈیز کرتے، جرسی سویٹر اور بچیوں کے فینسی فراکس نہایت مناسب ریٹ میں دستیاب ہیں۔
فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0342-7659858, 0300-3216858

کریسنٹ فیبرکس
ریشمی فینسی، سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
نیز فینسی لیلن بوتیک اور Winter کے پرنٹ سوٹ
لیلن کھدر کاٹن مرینہ کے New ڈیزائن 2015/16
نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے Colors of Life
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد 0333-1693801